نفرت کے پروردہ جرائم کی بڑھتی تعداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جرائم کا بازار اس مادہ پرست دنیا میں گرم ہے، شاید ہی کوئی اس بات سے انکار کرے کہ یہ ہمارا بد عنوان معاشرہ ہی ہے جو دراصل جرائم کو پنپنے کی جگہ اور موقع فراہم کرتا ہے...اور پھر جب کوئی با عصمت شہری ان کا شکار ہو جاتا ہے تو جھوٹے آنسو رو کر اور بڑے ناز و نکھرے سے میں اس حرکت کو "کنڈیم" (مذمت) کرتا ہوں کہہ کر پلو جھاڑ لیتا ہے____ جور و جفا کی آماجگاہ بنی یہ دنیا اور اس کے رہنے والے اتنے بے حس اور سنگ دل ہو چکے ہیں کہ انہیں اصلاً تب تک کسی کے جینے مرنے اور قبیح ترین جرائم کے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ خود اس سے متاثر نہیں ہوتے...یہی وجہ ہے کہ اکثر جرائم کے متاثرین اور حوادث زدہ افراد کی جھولی میں اہل اقتدار کی مفت کی مذمت ہی آتی ہے اور اگر قسمت ساتھ نہ رہی تو یہ بھی نہیں ملتی____

انصاف کی لیلیٰ کے پیچھے مجنوں بنے کتنے ایسے ہیں جو آپ کو کورٹ کچہری کے دروازے پر کھڑے مل جائیں گے، دل میں یہ آس لیے ہوے کہ ابھی وہ پیکر انصاف، عزت مآب، عالی جناب آئیں گے اور مجھے انصاف کی چادر اوڑھا کر میرے برہنہ بدن کو ڈھانک دیں گے____ مگر ہائے افسوس! کہ اکثر ایسا کچھ نہیں ہوتا اور وہ غریب اہل سماعت کی ہمدردی کی لالی پاپ منہ میں دبائے گھر کو لوٹ جاتا ہے____ اور کرے بھی تو کیا بے چارہ، اس سماج میں یہ لکھا-پڑھی صاحبان ثروت ہی کے دولت کدے کی وظیفہ خوار ہے، جب چاہتے ہیں کام پر لگا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں ایک لمبی چھٹی پر بھیج دیتے ہیں____ پھر اگر یہ رنگا رنگ قسم کے کپڑے اور بدن پہ ستارے سجائے ہوے حضرات بھی اپنا کام ٹھیک سے کریں تو کچھ دردِ آدم کا مداوا ہو مگر نہیں، ان کی وفاداریاں بھی "فار سیل" (فروختنی) ہوتی ہیں____

اس پر مستزاد یہ کہ، اقتدار کے نشے میں بدمست لوگوں کو ایک چاندی کا اگال دان بھی مل گیا ہے جسے چند کوڑیوں میں روڈ سے خریدا، اور جب چاہا مذمت کی پیک تھوک دی... لیجیے صاحب! فرض منصبی بھی بحسن و خوبی ادا کر دیا گیا! اور آپ خواہ مخواہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں انسانیت کا درد نہیں...

جرم کے پیچھے اگر کوئی دماغی توازن سے عاری ننگ انسانیت ہو، یا کوئی پرلے درجے کا لچا بدمعاش ہو تو پھر بھی لوگوں کو صبر آ جاتا ہے، مگر حیرت اور استعجاب کی پرواز خلا کو تب پار کر جاتی ہے جب یہی کام ایک عام شہری، ایک نوجوان

لڑکا، ایک کام کاج کرنے والا شخص کر گزرتا ہے____ اکثر لوگ جرائم پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، مجرم سے تو کچھ دلچسپی دکھادیتے ہیں مگر اس کے اسباب وعلل پر چند ہی کی نظر جاتی ہے، یہ اسباب ہر جرم میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں...یہی وجہ ہے کہ اگر اسباب کی معرفت حاصل ہوگئی تو آئندہ کے جرموں پر بھی قدغن لگایا جاسکتا ہے____

عالمی منظر نامے کا اگر عمیق جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سطح ذہن پر طلوع ہوگی کہ اس وقت کے جرائم میں ایک اچھی خاصی اور بڑھتی تعداد نفرت کے پروردہ جرائم کی ہے____ جنہیں نفرت انگیز جرائم بھی کہا جاتا ہے، وہ جرم جو کسی خاص قوم، نسل اور مذہب کے لوگوں کے خلاف انجام دیے جاتے ہیں____ اس کی مثال ماضی بعید میں اڈولف ہٹلر کی یہودیوں کے خلاف دل دہلادینے والی کاروائی اور تطہیر عرق(Ethnic Cleansing) کی تحریک تھی، جہاں سکڑوں یہودی لقمہ اجل بنے، انہیں طرح-طرح کی اذیتیں دی گئیں اور ایک بڑے پیمانے پر قتل عام کیا گیا____ ماضی قریب میں اس کی مثال مسلمانوں کے خلاف عالمی پیمانے پر ہونے والے سفاکی حملے ہیں جن میں بے گناہ مسلم خون بہایا جاتا ہے ، بھارت میں "ماب لنچنگ" کے واقعات ہوں، یا مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے تحت منظم نسل کشی، مساجد ومزارات پر بزدلانہ یلغار ہو یا شام وفلسطین میں عوام پر کیمیائی بمباری؛ غرض یہ کہ موجودہ وقت میں مسلمان خون سستا اور مثل پانی کے ہوچکا ہے عالمی برادری میں اس خون کی اب کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے____ فقیر نے اس پر یہ قطعہ کہا تھا کہ،

چھوڑی ہے جب سے مردِ مسلماں نے رزم گاہ
انسانیت کی گور پہ مغرب ہے خندہ زن
ظلم وستم، دَریغ کی آتش ہے ہر جہت
مسلم کا خون ہوگیا پانی کے ہم وزن[ب]

پھر اگر ان جرائم کے اسباب وعلل کا جائزہ لیا جائے تو معلوم چلتا ہے کہ ان میں اہم ترین سبب ہے "اسلام اور عربوں کے خلاف نفرت انگیزی" جس پر فقیر ایک تحقیقی مقالہ بعنوان:-اسلامی ثقافت کے خلاف عالمی محاذ- تحریر کرچکا، اس میں اسباب وعلل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کیسے عوام کے قلوب میں اسلام اور عرب نسل کے لوگوں کا خوف نقش کیا جاتا ہے____ خیر،

بات جرائم کی چل رہی تھی، تو عرض یہ کر رہا تھا کہ جب جرائم کوئی عام شخص اسی نفرت انگیزی کے زیر اثر آکر یا شاونیت کے جذبات کے تحت کر گزرتا ہے تو وہ جرم بالکل بھی قابل فراموش نہیں رہتا، بلکہ ضرورت اس امر پر غور و فکر کی ہوتی ہے کہ وہ کون سی سازش اور معاشرے کے جسم پر پنپتا کون سا زہریلا پھپھولہ ہے جو اس جرم کا پیش خیمہ ثابت ہوا____ اس مضمون میں ہم انہی جرائم اور عالمی اداروں کی ذمہ داری پر گفتگو کریں گے____ و باللہ التوفیق

☆ تاریخ کے سیاہ ابواب:

دامن تاریخ ایسے سرخ و سیاہ داغوں سے بھرا پڑا ہے جہاں کسی ایک نسل کے خلاف محاذ آرائی کی گئی ہو، کسی ایک مذہب کے افراد کو نشانہ تشدد بنایا گیا ہو، منظم طور پر کسی ایک زبان یا رنگ کے اشخاص کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی گئی ہو____ مگر یہ جتنی بھی تحریکات تھیں کسی ایک خطہ و علاقے تک محدود تھیں، کسی نے بھی ایک فکر اور نظریہ کا روپ نہیں لیا، لیکن آج جو ہم امت مسلمہ کے خلاف ظلم و ستم کی داستان دیکھ رہے ہیں یہ ایک عالمی فکر کا قالب اوڑھ کر ایک ہمہ گیر وائرس کی شکل اختیار کر چکی ہے____ امریکہ میں نو گیارہ حملے کے بعد مسلمانوں کو ملک کا دشمن گردانا جانے لگا اور شاونیت پرستوں کو مزید موقع ملا کے مسلمانوں کی چھوِی کو مکمل طور پر سَبوتاژ کر دیں، جگہ-جگہ ملک میں مسلم مخالف حملے کیے گیے اور کئی افراد، خواتین و بزرگوں کو گناہ بے گناہی کی سزاے موت سنائی گئی____ یہاں تک کہ ایف-بی-آئی کی رپورٹ کے مطابق سال گشتہ کے مقابلے جہاں محض ۲۸ معاملات مسلم مخالف تشدد کے درج کیے گیے تھے سال ۲۰۰۱ء میں ایسے کل ۴۸۱/ معاملے درج کیے گیے[۱]____ بعدہٗ، ہر سال یہ تعداد کبھی ۱۲۰/ سے نیچے نہیں آئی____ یعنی یوں کہیں تو غلط نہ ہو گا کہ اس کے بعد مسلمانوں کے خلاف ظلم و تشدد امریکی معاشرے کے روز-مرہ (Daily Norms) میں شامل ہو گیا!

پھر اگر ہندوستان کا جائزہ لیا جاے تو تصویر چنداں مختلف نہیں، ہاں تشدد کرنے والوں کے نام ضرور قدرے الگ ہوں گے مگر جیسے وہاں بندوق کے دوسرے کونے پر عبداللہ تھا یہاں بھی لاٹھی کے دوسرے کونے پر آپ کو کوئی نگار احمد، یا سلیم انصاری ہی ملے گا____

اعداد و شمار کے اعتبار سے دیکھیں تو ہندتوا کے نظریہ کی حامی بی-جے-پی کے اقتدار میں آنے کے بعد ۲۰۱۵ء سے ۲۰۱۹ء تک درج شدہ معاملات میں سے ۱۱۳/ افراد داعی اجل کو لبیک کہہ چکے ہیں، دادری کے محمد

اخلاق(۲۰۱۵ء) سے لیکر الور کے پہلو خان (۲۰۱۷ء) ہریانہ کے حافظ جنید (۲۰۱۷ء) اور آسام کے شوکت علی تک (۲۰۱۹ء)[۲] ـــــ یہ تو وہ افراد ہیں جن کی سسکیاں عوامی حلقوں تک کسی طرح گرتی پڑتی پہنچ گئیں، مگر ان نا معلوم افراد کا کیا جن کی چیخیں در و دیوار سے ٹکرا کر دشت عدم میں گم ہو گئیں...یعنی متاثرین کی تعداد اس سے یقیناً کہیں زیادہ ہے ـــــ مطلب یہ کہ گنگا جمنی تہذیب والے بھارت میں بھی اب عوام کے دلوں میں کسی حد تک مسلم مخالف طاقتوں نے زہر گھول دیا ہے؛ اس قدر مسلمانوں پر جارحیت و بربریت کے پہاڑ ٹوٹنے کے باوجود دوسرے خیمے سے کوئی بھی انسان دوست آواز بلند کرنے کو تیار نہیں، لگتا ہے اس دنیا میں اب خون بہانا قطعاً بجا ہے، جب تک کہ جس کا خون بہہ رہا ہو اس کے نام کے آگے محمد یا احمد لگا ہو ـــــ

آپ کو یاد ہو گا کہ ۲۰۱۹ء میں نیو-زیلینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں جمعہ مبارک کے دن، دو مساجد میں بے گناہ مصلیوں پر بے تحاشا گولیاں چلائی گئیں تھی، پچاس لوگ جاں بحق ہوے تھے اور پچاس زخمی، جن میں مرد و عورتیں و بچے حتی کہ بزرگ اور ائمہ مساجد بھی شامل تھے ـــــ حملہ آور، سفید فام نسل پرستی کے نشے میں بد مست ایک شخص تھا جس کے چہرے پر گرفتاری کے بعد ندامت کی قال و قیل نظر نہیں آرہی تھی ـــــ حکام نے اسے ملک کا سیاہ دن قرار دیا تھا[۳] ـــــ

اس طرح کے متعدد واقعات تاریخ کے دامن میں سیاہ داغوں کی مانند موجود ہیں، جن سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس دنیا کی نظر میں مسلمان کا خون کتنا سستا اور اس کی جان کتنی بے قیمت ہو چکی ہے ـــــ

☆ حالیہ احوال:

قابل افسوس بات ہے کہ اس خوں ریز ماضی سے موجودہ حال کا عالم ذرا بھی مختلف نہیں، بلکہ مسلم مخالف سازشوں اور نفرت کے پروردہ جرائم میں روز افزوں اضافہ ہوتا جارہا ہے ـــــ حال کے نہ گفتہ بہ حالات کا ایک سرسری جائزہ ملاحظہ فرمائیں ـــــ

گزشتہ ماہ مئی میں فلسطینی غزہ کی پٹی میں، اسرائیلی فوج نے ایک زوردار حملہ کیا، جس میں تقریباً ۲۰۰ سے زائد بے گناہ فلسطینی شہری لقمہ اجل بنے جن میں ۶۰/ نونہال تھے، یہی نہیں بلکہ کئی گھروں، املاک اور ذرائع ابلاغ کے دفاتر کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا گیا ـــــ گو کہ فلسطینی عسکری گروہ نے بھی اس حملے کا جواب اپنی طاقت بھر دیا اور بعد میں جنگ بندی کا اعلان بھی ہوا مگر فلسطینی مسلمانوں کا بڑے پیمانے پر جانی اور مالی نقصان ہو چکا تھا[۴] ـــــ

ماہ رواں، ۱۶/جون ۲۰۲۱ء کو ایک فلسطینی طب کی طالبہ مائی افناح کو اسرائیلی عسکری نے گولی مار کر موت کے گھاٹ یہ کہہ کر اتار دیا کہ وہ فوجی اشخاص پر گاڑی چڑھا کر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی[۵] ____ حیران کن بات ہے کہ ۲۹ سالہ نوجوان طالبہ کے من میں ایسے خیال کیوں کر آ سکتے ہیں؟ ہاں ممکن ہے کہ وہ کسی زخم رسیدہ کی مزاج پرسی کے لیے پہنچی ہو، جو کہ اس کی تعلیم کا ثمرہ اور مستقبل کا پیشہ تھا، جہاں اسے نشانہ تشدد بنایا گیا ____

دنیا کے دوسرے کونے میں کینیڈا مقیم ایک ہندوستانی مسلم خاندان پر ۷/جون ۲۰۲۱ء کو ٹرک چڑھا کر جارحانہ حملہ کیا گیا جس میں خاندان کے چار افراد دار فانی سے کوچ کر گیے اور ایک شدید طور پر زخمی ہوا ____ اس حملہ کے پیچھے پولیس کی تفتیش کے مطابق مسلم مخالف جذبات کار فرما تھے اور حملہ آور نے یہ جرم نفرت کے زیر اثر آ کر انجام دیا... اعلی حکام نے اس جرم کی پر زور مذمت کی اور حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا ہے[۶] ____ قابل غور ہے کہ کینیڈا کے پرائم منسٹر نے اس حملے کو دہشت گردی قرار دیا ہے جو کہ سزاوار ستائش ہے ____

ہندوستانی فضاؤں کا اگر جائزہ لیں تو، ۵/جون ۲۰۲۱ء کو اتر پردیش کے ایک مسلم بزرگ عبدالصمد سیفی کو چند حملہ آوروں نے اغوا کر لیا اور انہیں جنگل میں لے جا کر بے تحاشا مارا اور پیٹا، ان کے مطابق انہیں ہندو دھرم کے نعرے لگانے پر مجبور کیا گیا اور ان کی داڑھی قینچی سے کاٹ دی گئی اور دوران مار پیٹ ان کے سر پر بندوق رکھ کر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی ____ پولیس معاملے کی تفتیش میں لگی ہے اور ایک مجرم کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے، بعد میں پولیس نے اس واقعہ کا مذہب سے متعلق ہونے کا انکار اور اسے باہمی رنجش کا معاملہ بتایا ہے[۷] ____

قارئین کرام! یہ تھا دنیا کا عالمی منظر نامہ ماضی اور حال کے آئینے میں، جس میں آپ بہت اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی، نسلی اور مذہبی امتیاز اور ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے؛ اب ایک دوسری سمت آپ کی توجہ کا رخ موڑنا چاہوں گا ____

☆ اسلام مخالف عصبیت: ایک زندہ حقیقت:

یہ تمام شواہد و واقعات اس بات پر شاہد عدل ہیں کہ اس دور میں مسلمانوں کے خلاف عالمی پیمانے پر انسانی معاشرے میں عصبیت اور امتیازی رویہ سرائت کر چکے ہیں، چاہے وہ برطانیہ ہو یا ہندوستان، فرانس ہو کہ امریکہ

جہاں نظر ڈالیں مسلمانوں پر جبر و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں اور عالمی برادری خاموش تماشائی بنی دیکھ رہی ہے۔

مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز جذبات کی آمیزش معاشرے میں اتنی بڑھ چکی ہے کہ امسال ۴/مارچ کو اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ایک ماہر جناب احمد شہید نے برطانیہ کی چند رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوے، جن میں کہا گیا تھا کہ ۲۰۱۸ء اور ۲۰۱۹ء میں دس میں سے چار افراد مسلمانوں کے بارے میں منفی تاثرات رکھتے تھے، کہا کہ مسلم مخالف نفرت آمیزی اب وبائی تناسبات کی شکل اختیار کر چکی ہے[۸]۔

۱۷/مارچ/۲۰۲۱ء کو تنظیم تعاون اسلامی (او-آئی-سی) کے زیر اہتمام منعقد **"اسلاموفوبیا سے مقابلے کا عالمی دن"** میں خطاب کرتے ہو اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انٹونیو گٹرس نے بھی اسی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوے کہا کہ تنوع دولت مندی ہے خطرہ نہیں، اور اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر میں شکوک، امتیازی رویہ اور کھلی نفرت وبا کی مانند پھیل رہی ہے[۹]۔

درج بالا حقائق، واقعات، اعداد و شمار، اخبار اور عالمی تنظیموں کے سربراہوں کے اعترافات سے یہ بات دوپہر کے آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ عالمی پیمانے پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عصبیت، نفرت آمیزی، امتیازی رویہ، اور منظم تشدد کوئی قصہ کہانی کی باتیں نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت ہے۔

☆ ادارات حقوق انسانی اور حکومتوں کی ذمہ داریاں:

جب اس امر کی تحقیق شواہد کی روشنی میں تسلیم کر لی جاے کہ ہاں واقعی اس نام نہاد ترقی پسند اور آزاد دنیا میں آج بھی ایک خاص مذہب سے منسلک افراد کے خلاف دقیانوسی فکر کھلی ہوا میں سانس لے رہی ہے، تو ضروری ہے کہ انسانی حقوق کی محافظت کا دم بھرنے والے ادارے اپنے فرائض منصبی کا احساس کرتے ہوے آگے آئیں اور اس کے خلاف آواز بلند کریں۔

آپ کو جان کر شاید حیرانی ہو کہ دنیا کے لگ بھگ ہر کونے میں انسانی حقوق کی حفاظت و صیانت کے لیے ایک ملکی ادارہ براے حقوق انسانی موجود ہے، اور اس کا ایک عالمی رابطہ اور سرپرست ادارہ ہے جسے (گن-ہری) یا ملکی ادارات براے حقوق انسانی کا عالمی اتحاد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی ایک رپورٹ کے مطابق موجودہ وقت میں اس کے تحت ۱۱۷/ادارے کام کر رہے ہیں[۱۰]۔

اقوام متحدہ، ادارہ حقوق انسانی، تنظیم تعاون اسلامی، عالمی رابطہ اسلامی، اور گن-ہری کے تحت یہ ۱۱۷/ ادارے وغیرہ، سب اپنے طور پر کہیں مسلم تو کہیں انسانی حقوق کی حفاظت کا دم بھرتے ہیں، انہی اغراض و مقاصد کے تحت معرض وجود میں آے ہیں، مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس کے باوجود دنیا میں مسلم مخالف تشدد کا گراف روز نئی اونچائیوں کو چھورہا ہے ____

یہاں ہم بہت ادب کے ساتھ چند تجاویز ان اداروں اور کچھ مثبت اقدامات و مشورے حکومتوں کے لیے پیش کرنا چاہیں گے کہ جس سے مسلمانوں کی جانی، مالی اور انسانی حقوق کی حفاظت ہو سکے ____

☆ تمام ممالک بالعموم اور جہاں یہ واقعات زیادہ پاے جاتے وہاں بالخصوص اسلام مخالف نفرت آمیزی اور عصبیت کے خلاف سخت قانون بنائے جائیں اور جہاں پہلے سے ایسے قوانین ہیں انہیں مزید استحکام کے ساتھ نافذ کیا جاے ____

☆ ایسے حوادثات کے متاثرین کے لیے-شکایتی دفتر-(گریونس سیل) ملکی پیمانے پر موجود ہوں جہاں سے متاثرین کو انسانی امداد فراہم کی جاسکے ____

☆ امن اور محبت کے پیغام پر مبنی لٹریچر، کتب ورسائل کو فروغ دیا جاے تاکہ عوام کی مثبت ذہن سازی کی جاسکے اور نفرت و تعصب کے دُود کو سچ کا اجالا دور کرے ____

☆ ہر ایسے لکھاری، ٹی-وی چینل، اور اخبار کو پہلے پہل وارننگ اور نہ ماننے پر شدید مالی جرمانہ اور پابندی لگائی جاے جو مذہبی امتیاز کو فروغ دیتا ہو ____

☆ ایسے افراد اور تنظیموں پر کڑی نظر رکھی جاے جو تشدد و انتہا پسندی کا بالواسطہ یا بلا واسطہ پرچار کرتے ہوں ____

☆ انسان دوست مصنف حضرات، کالم نگار، ایڈیٹر حضرات اور خبر رساں اداروں کے مالکان ایسے مضامین مقالات اور تجزیوں سے اولاً تو خود پرہیز کریں جو کسی طرح کے امتیاز کو فروغ دیں اور اگر ان کے ساتھی ایسا کوئی مضمون لکھیں تو اسے کڑی نگاہ سے سنسر کرکے اور ہر طرح کے تعصب سے پاک کر کے نشر کیا جاے ____

☆ مشہور مسلم افراد کو چاہیے کہ جہاں بھی پلیٹ فارم میسر آے وہاں سے عالمی امن کا پیغام ضرور دیں اور دیگر اقوام کو یہ تاثر دیں کہ وہ مسلمانوں کے خون اور جان کی اہمیت کو پہچانیں ____

اس قسم کی مثبت اور تعمیری تجاویز کو عملی جامہ پہنانے اور عالمی سطح پر عوام کی صحیح رہ نمائی کرنے سے مجھے امید ہے کہ کافی حد تک ظلم و ستم کے اس طوفان کو روکا اور اس کے ذریعے کیے گیے انسانی نقصان کو مختصر سے مختصر کیا جا سکتا ہے____

☆ نتیجہ کلام واختتام بحث:

خاتمہ بحث پر چند باتیں ذہن میں ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہیں: ☆موجودہ وقت میں دنیا قبیح ترین جرائم کی آماج گاہ بنی ہوئی ہے جس کے لوگ بے حسی اور سنگ دلی کے شکار ہیں۔☆ جرائم کا شکار افراد اور حوادث کے متاثرین اکثر عدل وانصاف سے محروم رہ جاتے ہیں جس کی وجہ متعلقہ اداروں اور افسران کی بدعنوانی ہے۔☆اس وقت کے جرائم میں ایک اچھی خاصی اور بڑھتی تعداد نفرت کے پروردہ جرائم کی ہے۔☆ ماضی قریب میں اس کی مثال مسلمانوں کے خلاف عالمی پیانے پر ہونے والے سفاکی حملے ہیں۔☆ بھارت میں ماب لنچنگ کے معاملات، مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے تحت منظم نسل کشی، مساجد و مزارات پر بزدلانہ یلغار اور شام و فلسطین میں عوام پر کیمیائی بمباری انہی جرائم کے عکوس ہیں۔☆اس کا اہم ترین سبب ہے "اسلام اور عربوں کے خلاف نفرت انگیزی" ☆ تاریخی حقائق میں، نوگیارہ کے بعد امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف تشدد، ۲۰۱۹ء میں نیو-زیلینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ میں جارحانہ حملہ، بھارت میں منظم طریقے سے ماب لنچنگ میں ۱۱۳/افراد کی ہلاکت ،اسی حقیقت کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔☆ حال کا جائزہ لیں تو اسرائیلی دہشت گردی، فلسطینی عوام کا قتل عام، بھارت میں مسلم بزرگ کے ساتھ بدسلوکی، کینیڈا میں مسلم خاندان کے خلاف نفرت انگیز حملہ وغیرہ زمینی شواہد ہیں۔☆ یہ تمام شواہد اس بات کے گواہ ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف عالمی پیانے پر عصبیت اور امتیازی رویہ سرائت کر چکے ہیں۔☆ ضرورت وقت ہے کہ انسانی حقوق کے محافظ ادارے اپنے فرائض منصبی کا احساس کریں اور اس کے خلاف آواز بلند کریں۔

ان حقائق سے کسی حد تک شناسائی حاصل کرنے کے بعد، مجھے باوثوق امید ہے کہ قاری کے ذہن میں اس مقالے کا مقصد و منشا صاف ظاہر ہو گیا ہوگا____اور اس مسلم مخالف ضرب کاری کو روکنے کے لیے جو تدابیر بتائی گئیں ان سے بھی توقعات وسیع ہیں کہ وہ اپنے مقصد تخلیق کو بہ حسن و خوبی ادا کریں گی____

کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آہ وفغاں سے کیا حاصل کہ قوم تو خواب خام میں سو رہی ہے، یہ خشک تحقیقات کون گوارا در مطالعہ کرے گا اور اس سے کتنا اثر بر آمد ہو گا؟ تو اس پر بھی فقط میرا اتنا ہی جواب ہو گا کہ

مجھے فطرت نوا پر پے بہ پے مجبور کرتی ہے
ابھی محفل میں ہے شاید کوئی درد آشنا باقی [ج]

اللہ تبارک و تعالی سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے امت کے لیے چشم کشا اور نفع رساں بنائے۔ آمین

۶ ذی القعدۃ ۱۴۴۲ھ /- مطابق-۱۸ جون ۲۰۲۱ء؛ بمقام: پیلی بھیت شریف، یوپی الہند۔

☆☆☆

کتبہ: المفتقر الی اللہ سبحانہ و تعالی

فردین احمد خاں فرؔدین رضوی

[بی-سی-اے؛ کھنڈیلوال کالج، روہیل کھنڈ یونیورسٹی،

ریسرچ اسکالر، اسلامیات، استشراقیات و استغرابیات]

مصادر و مراجع

[۱]۔ داولرڈ؛آفیشل ویب سائٹ؛مقالہ: مسلم مخالف جرائم کے اعداد؛رابطہ لنک:
https://www.pri.org/stories/2016-09-12/data-hate-crimes-against-muslims-increased-after-911

[۲]۔ داکوینٹ؛آفیشل ویب سائٹ: لنچستان؛رابطہ لنک:
https://www.thequint.com/quintlab/lynching-in-india/

[۳]۔ بی-بی-سی نویز؛مقالہ: کرائسٹ چرچ حملہ؛رابطہ لنک:
https://www.bbc.com/news/world-asia-47582183

[۴]۔ کاؤنٹر کرنٹ؛آفیشل ویب سائٹ؛مقالہ فلسطین کے خلاف اسرائیلی حملے؛رابطہ لنک:
https://countercurrents.org/2021/05/israels-attack-on-palestine-imperialist-designs/

[۵]۔ یاہونیوز؛آفیشل ویب سائٹ؛مقالہ؛ فلسطینی خاتون کی گولی لگنے سے موت؛رابطہ لنک:
https://in.news.yahoo.com/palestinian-woman-shot-dead-israeli-212848836.html

[۶]۔ سی-این-این؛آفیشل ویب سائٹ؛مقالہ: کینیڈا کے لندن میں مسلم مخالف حملہ؛رابطہ لنک:
https://edition.cnn.com/2021/06/07/americas/canada-london-anti-islamic-attack/index.html

[۷]۔ انڈیپنڈینٹ؛آفیشل ویب سائٹ؛مقالہ: مسلم بزرگ پر حملہ اور داڑھی موڈی گئی؛رابطہ لنک:
https://www.independent.co.uk/asia/india/ghaziabad-muslim-mob-hindu-slogans-b1865397.html

[۸]۔ یواین نیوز؛اقوام متحدہ اخبار؛آفیشل ویب سائٹ؛خبر: مسلم مخالف نفرت؛رابطہ لنک:
https://news.un.org/en/story/2021/03/1086452

[۹]۔ یواین نیوز؛اقوام متحدہ اخبار؛آفیشل ویب سائٹ؛؛رابطہ لنک:
https://news.un.org/en/story/2021/03/1087572

[۱۰]۔ گن-ہری؛آفیشل ویب سائٹ؛؛رابطہ لنک:
https://ganhri.org/membership/

اشعار

[ب]۔ فردین احمد خاں فرؔ دین رضوی؛ قطعہ: مسلم کا خون۔

[ج]۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، بال جبریل، غزل، صفحہ 390۔